باسمہ تعالی

کشف النقاب پر سرقہ کے بے بنیاد الزام کی حقیقت

محدث العصر علامہ بنوری رحمہ اللہ کے زمانہ میں تمام علماء و محدثین کے نزدیک یہ بات طے شدہ تھی کہ ترمذی شریف کے وفی الباب پر لکھی گئی کوئی مستقل کتاب خواہ وہ حافظ عراقی رحمہ اللہ کی ہو، یاعلامہ ابن حجر رحمہ اللہ کی، اِس وقت دنیا کے کسی گوشہ میں دستیاب نہیں ہے، اسی لے حضرت بنوری رحمہ اللہ پر اس کام کو سرانجام کا شدید غلبہ تھا، اسی کا اثر تھا کہ حضرت بنوری رحمہ اللہ نے اس تخریج کے کام کی ابتداء خود بروز پیر بتاریخ ۷/ رجب سن ۱۳۶۴ھ کو فرمائی، اور اس تخریج کا نام "لُبُّ اللُّباب فیما یقول الترمذی وفی الباب" تجویز فرمایا، اسی کام کے مقدمہ میں مولانا بنوری رحمہ اللہ نے حافظ عراقی رحمہ اللہ اور ابن حجر رحمہ اللہ کی کتب کے تلاش کرنے کے قصہ اور تلاش کے نتیجہ کو قلم بند فرمایا، جسے مولانا حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ نے انہی کے الفاظ میں "کشف النقاب" میں نقل فرمایاہے، وہ لکھتے ہیں کہ حضرت بنوری رحمہ اللہ نے لکھا کہ:

"وكنتُ قرأتُ في نكت الإمام العراقي على مقدمة ابن الصلاح أن العراقي أفرده بالتأليف، وقرأتُ في ترجمة الحافظ ابن حجر أن له كتابًا في تخريج ما في الباب سمّاه "اللباب" وقد طال بحثي في فهارس خزانات الكتب من مكاتب الآستانة والقاهرة والحرمين الشريفين وغيرها، فخاب أملي ولم أقف على أثر منهما". [۱]

ترجمہ: میں نے مقدمہ ابن صلاح پر امام عراقی کے نُکَت میں پڑھا کہ انہوں نے وفی الباب پر مستقل تالیف کی ہے، اور میں نے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے حالات میں پڑھاہے کہ وفی الباب کی تخریج پر اللباب کے نام سے ان کی ایک کتاب ہے، میں ایک طویل عرصہ آستانہ قاہرہ اور حرمین شریفین وغیرہ کے کتب خانوں کی فہرستوں میں انہیں تلاش کرتا رہا، پس میری امید ناکام ہوگئی اور ان دونوں کتابوں کا کچھ سراغ مجھے نہ مل سکا۔

۱) كشف النقاب، تقديم، (۵/۱)، ط/مجلس الدعوة والتحقيق الإسلامي ١٤١٥هـ.

پھر جب یہ کام مولانا حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کے سپرد ہوا تو انہوں نے بھی اپنے شیخ حضرت بنوری رحمہ اللہ کی اتباع میں ان کتب کو تلاش کیا، اور پھر اس تلاش کرنے کے قصہ اور اس تلاش کے نتیجہ کو اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ ''الامام الترمذی وتخریج کتاب الطہارۃ من جامعہ'' میں درج ذیل الفاظ کے ساتھ قلم بند فرمایا، حضرت رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"أما كتاب ابن سيد الناس وزين الدين العراقي وابن حجر فلم نعثر عليه، ولم يطلع عليه مَن قبلنا، وقد بحثتُ عنه شخصيًا وبواسطة الإخوان أيضًا فلم أجد له ذكرًا في مكاتب الحرمين ومصر والآستانة وباكستان وغيرها". (۲)

ترجمہ: بہر حال ابن سید الناس، زین الدین عراقی، اور ابن حجر رحمہم اللہ کی کُتُب تو ہم ان پر مطلع نہیں ہو سکے ، اور ہم سے پہلے لوگ بھی ان پر مطلع نہیں ہو سکے، میں نے ذاتی طور پر اور بعض ساتھیوں کے واسطہ سے بھی انہیں تلاش کیا، پس میں نے نہیں پایا ان کا ذکر حرمین، مصر، آستانہ، اور پاکستان وغیرہ کے کتب خانوں میں۔

اور پھر حضرت حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ نے مقدمہ کشف النقاب میں بھی ''جامع الترمذی وشروحہ'' کے عنوان کے تحت ابن حجر رحمہ اللہ کی ''اللُّباب'' کے بارے میں لکھا ہے کہ:

"ولم نعثر عليه". (۳) یعنی ہم اس پر مطلع نہیں ہو سکے۔

حضرت مولانا حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کی اس صریح وضاحت کے بعد بھی گر کوئی بغیر پڑھے ان بزرگان دین پر ابن حجر رحمہ اللہ کی ''اللُّباب'' سے سرقہ کا الزام لگانے کی جسارت کرتا ہے، تو اس کا معاملہ رب تعالی کے سپرد ہے کہ اللہ اپنے شہداء کی بہت لاج رکھنے والے ہیں۔

---

۲) الإمام الترمذي وتخريج كتاب الطهارة من جامعه، المقدمة، (ص: ٦)، ط/المكتبة البنورية ١٤٠٦هـ.

۳) كشف النقاب، المقدمة، جامع الترمذي وشروحه، (١٦٧/١)، ط/مجلس الدعوة والتحقيق الإسلامي ١٤١٥هـ.

مزید یہ کہ علامہ بنوری رحمہ اللہ اور ان کے عظیم شاگرد مولانا حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کی ان کتب کے نہ مل سکنے کی صراحت کے بعد گر کسی کو یہ گمان ہے کہ یہ کتاب ان کے پاس تھی، اور انہوں نے اُسی سے استفادہ کر کے لکھا ہے، تو یہ دوسرا بڑا الزام ہوگا ان حضرات پر کہ انہوں نے چوری کے ساتھ ساتھ جھوٹ بھی لکھا ہے۔

تعجب ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی جس کتاب کے نایاب ہونے کو بتلا کر مولانا حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ پر سرقہ کا الزام لگایا گیا ہے، اس کتاب کے شیخ حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کے پاس موجود ہونے پر اپنے وقت کے مخطوطات کے ماہرین علامہ کوثری رحمہ اللہ، علامہ ابو الوفاء افغانی رحمہ اللہ، اور علامہ عبد الرشید نعمانی رحمہ اللہ تو مطلع نہ ہو سکے، لیکن مطبوعہ کتب کو بغیر پڑھے تبصرہ فرمانے والے بزرگوار مطلع ہو گئے۔ فیاللعجب !!!

اس سے بھی دلچسپ امر یہ ہے کہ حضرت حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کی کتاب "کشف النقاب" کا قلمی نسخہ آج بھی ان کے ادارے جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں محفوظ ہے، وہ مکمل نسخہ حضرت کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، اور حضرت رحمہ اللہ کو اس کام میں دن رات مشغول دیکھنے والے، کتب احادیث سے مراجعت کرتے ہوئے دیکھنے والے گواہ آج بھی جامعہ میں موجود ہیں۔

چند سوالات:

۱. اگر بالفرض حافظ صاحب رحمہ اللہ کی کتاب کا کوئی نسخہ مولانا حبیب اللہ رحمہ اللہ کے پاس تھا، اور وہ اس سے نقل فرماتے رہے ہیں تو پھر "کشف النقاب" لکھنے میں اکیس (۲۱) سال کا عرصہ کیوں صرف ہوا؟ وہ تو بہت جلد اس سے نقل فرما کر شُہرت حاصل کر سکتے تھے۔

۲. موٹی سی عقل رکھنے والا آدمی بھی اگر کشف النقاب کو سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کرے گا تو اس کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ ذخیرہ تو کسی کتاب سے نقل ہی نہیں ہو سکتا، اس لیے کہ وفی الباب کی تخریج میں لکھی گئی دیگر تمام کتب میں صرف وفی الباب کی تخریج ہوئی ہے، جبکہ کشف النقاب میں فصلِ اول کے صرف ایک حصہ میں وفی الباب کی تخریج ہے، باقی فصلِ اول کے اندر احادیث الباب کی تخریج، نیز کشف النقاب کی فصلِ ثانی (یعنی جن روایات کا تذکرہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے بھی نہیں کیا) کی مکمل روایات، اور فصلِ ثالث

(یعنی آثارِ صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم) کی روایات حضرت شہید رحمہ اللہ نے کہاں سے لی ہیں ؟ یہ بقیہ احادیث کے عظیم ذخیرہ پر کام کا ذکر نہ تو حافظ صاحب رحمہ اللہ کی کتاب کی بابت ملتا ہے، اور نہ ہی اس موضوع پر لکھی گئی دیگر کتب میں ملتا ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ تعالی الزام تراشی اور بہتان طرازی کرنے والوں کو ہدایت عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم